



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نابالغ کی طلاق اور نکاح کے وقوع کا مسئلہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق ایک جلسہ میں دیا جس کی عمر بارہ برس کی ہے اور بیوی کی عمر نو برس کی ہے یعنی دونوں نابالغ ہیں اور دو گواہ کے سامنے طلاق دیا ہے طلاق ہوا یا نہیں؟ اگر ہوا ہو تو مہر پوری ادا کی جائے۔ یا نصف ادا کی جائے اور عدت و کپہ اس قدر دیا جائے؟ اس کا فتویٰ چاہیے اور دوسرے اس کا بھی مسئلہ چاہیے کہ لڑکی کا والد جو شادی کے وقت چیز دیا تھا پھر مانگتا ہے اور لڑکے کا والد اپنا زیور جو شادی کے وقت دیا ہے پھر مانگتا ہے دونوں فریقین میں فساد ہے اور اگر طلاق نہ ہو تو اور ہوا تو بھی فرمائیے گا اور طلاق اس باعث سے ہوا ہے کہ سر نہ لپٹنے داماد کو گالیاں دی ہیں تو اس نے طلاق دیا ہے اس پتے پر فتویٰ روانہ فرمائیے گا۔ ضلع پر تباب گڑھ۔

(محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ)

حدیث میں ہے کہ اغلاق میں طلاق نہیں اور نہ غلام کو آزاد کرنا ہے یعنی اکراہ میں اغلاق کا معنی اکراہ ہے۔ کیوں کہ مغلق کو اس کے معاملے میں مجبور کیا جاتا ہے اور اس کے تصرف میں اس پر تنگی کی جاتی ہے گویا اس پر دروازہ بند (کر دیا جاتا ہے اسے قید کر دیا جاتا ہے اور اس کی آزادی تک اس پر تنگی کی جاتی ہے ابن الاعرابی نے کہا "غلق زید عمر علی شئی یفعلہ" اس وقت بولا جاتا ہے جب زید نے اسے مجبور کر دیا ہو

: "اکراہ" کے معنی ہیں بزور و ستم کسی کو کسی کام پر رکھنا قاموس میں ہے

1. جبرہ علی الامر اکراہہ کاجبرہ انتہی

جبرہ علی الامر "کا مطلب ہے "اکراہہ" (اس نے اسے مجبور کیا) یہ "اجبرہ کی طرح ہے" "غیاث اللغات" میں ہے "اکراہ بزور و ستم کے راہ کار سے داشتن و اجبار کے راہ زور و کار سے داشتن" ("اکراہ" کا مطلب ہے کہ زور و " ستم سے کسی کو کسی کام پر لگانا اور "اجبار" کا مطلب ہے کہ کسی کو زبردستی کے ساتھ کسی کام پر رکھنا

عبارت سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت بکر سے طلاق دلوائی گئی تھی اس وقت بکر کی حالت پر اکراہ کی تعریف صادق آتی تھی پس اس بنا پر بندہ وہ طلاق تو واقع نہیں ہوئی لیکن جس وقت بکر سے شرطیہ طلاق نامہ لکھوایا گیا اس وقت اور جس وقت بکر نے وہاں سے گریز کیا اس وقت بکر کی حالت پر اکراہ کی تعریف صادق آتی تھی یا نہیں؟ عبارت سوال سے کوئی بات صاف معلوم نہیں ہوتی اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بکر نے جس مجبوری سے گریز کیا تھا وہ مجبوری کیا تھی؟ لہذا جب تک کوئی صاف بات معلوم نہ ہو تب تک نہ وقوع طلاق کا حکم لگایا جاسکتا ہے اور نہ عدم وقوع طلاق کا۔

(- القاموس المحیط (ص 360) 1]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والنخل، صفحہ: 536

محدث فتویٰ